جناب عبد الغفار آثر ایم بی اے

کیا حیاتِ عمرانی کے لیے جنگ ضروری نہیں!

جارحیت کیوں نہیں اور مدافعت تا بکے ۔!

غالباً دنیا میں پاکستان کے سوا کوئی دوسرا ملک ایسا نہیں جسے ہر وقت اپنے وجود، اپنی بقا اور اپنی سالمیت کا ہی خطرہ لاحق رہتا ہو ۔ یوں تو دنیا کی ساری کافر اور دشمن اسلام طاقتیں پاکستان کے خلاف ہیں لیکن چالیس کروڑ پجاریوں کی سرزمین بھارت . . جس کے سربراہوں کو گذشتہ ستائیس سال سے کروٹ کروٹ اس امر کی بے چینی لاحق رہتی ہے کہ نقشۂ عالم پر کلمہ طیبہ کے نام پر ابھرنے والی مملکت زندہ کیوں ہے! اس مقصد کے لئے انہوں نے کئی بار پاکستان کے خلاف کھلم کھلا جارحیت کی ہے ۔ انتہا یہ ہے کہ ۱۹۷۱ء میں تمام دنیا کی غیر مسلم طاقتوں سے مل کر علانیہ پاکستان کے ایک بازو کو کاٹ کر رکھ دیا ۔

—— وہاں لاکھوں مسلمانوں کو نہایت ظالمانہ طریقہ پر تہ تیغ کیا گیا سینکڑوں مساجد شہید کی گئیں ، کروڑوں روپیہ کی املاک ضائع کر کے اربوں روپیہ کا اسلحہ اور مشینری ہندوستان منتقل کر دی گئی —— ہزاروں مسلمان نوجوان لڑکیوں کو کلکتہ کے "اس بازار" میں عصمت فروشی کے لئے جانوروں کی طرح فروخت کر دیا گیا ۔ اور اب انتہا یہ ہے کہ بقایا حصہ پاکستان کی سرحد پر ایٹم بم کے تجربہ سے اسلامیان پاکستان کو انتہائی مہلک چیلنج دے دیا ہے ۔ علاوہ ازیں ہندوستان کے اندر ہر روز

ہندو مسلم فسادات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے اور اس آگ میں وہاں کے سینکڑوں مظلوم باشندوں کو ملیامیٹ کیا جا رہا ہے - گذشتہ صرف ایک سال میں ہندوستان میں پونے تین سو ایسے مسلم کش فسادات ہوئے ہیں اور گزشتہ مہینے دہلی کا مسلم کش فساد بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے - جس میں ہندو غنڈوں نے پولیس کی مدد سے تین سو سے زائد مسلمانوں کو شہید کر دیا - ہزار ہا زخمی گھروں اور ہسپتالوں میں پڑے کراہ رہے ہیں - پٹرول ڈال کر مسلم املاک کو نذر آتش کیا گیا جس سے بیس کروڑ روپے کا نقصان ہوا - ادھر مغربی پاکستان میں بھی ہندوستان نے سرد جنگ شروع کر دی ہے جس سے مسلمانوں میں مذہبی تعصب پھیلایا جا رہا ہے اور اندرونی خلفشار سے خانہ جنگی کو ہوا دی جا رہی ہے بلوچستان اور سرحد کو دو ہمسایہ مسلم ممالک کی نگاہیں غلط انداز سے دیکھ رہی ہیں اور افغان سربراہ نے کہہ دیا ہے کہ ہم ہندوستان اور روس کی مدد سے پاکستان کے حصے بخرے کرنے والے ہیں - ایران کے آریہ مہر نے ہم سے مذہبی رشتے اور ثقافتی اور تاریخی وابستگیوں کے باوجود ہندوستان کے آریوں سے رشتہ جوڑ لیا ہے اور کروڑوں روپے کی لاگت سے وہاں لوہے اور اسلحہ کی مل لگائی جا رہی ہے اور تیل کے ذخائر بخشے جا رہے ہیں - علاوہ ازیں قرضوں کی صورت میں نقد امداد سے بھی نوازا جا رہا ہے جبکہ پاکستان کو قطعی طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے حد یہ کہ سانٹھ کی جنگ میں ہماری ہوائی طاقت کو محصور کر لیا - باوجودیکہ ہمارے کوتاہ نظر سربراہوں نے زاہدان کے علاقہ میں پاکستان کا ہزاروں میل کا رقبہ ایران کو بخش دیا تھا - ابھی حال ہی میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ اصفہان میں روس کی مدد سے لوہے اور اسلحہ کی بہت بڑی مل قائم کی جا رہی ہے جس میں پچاس ہزار سے زائد روسی النسل یہودی شب و روز کام کر رہے ہیں - اسی سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"ایک وقت آئے گا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی مسلمانوں کے خلاف کمربستہ ہو کر نکلیں گے"

ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ شاید اسی پیشین گوئی کے ظہور کا وقت قریب آ رہا ہے - اگر آپ حالات کو دیکھنے اور گرد و پیش کے واقعات کو سمجھنے کی کوشش کریں ، تفکر و تدبر

سے کام لیں۔ گذشتہ اور حالیہ متعدد واقعات کی کڑیاں ملائیں تو آپ پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ ہمارے خلاف محاصرہ کی سی کیفیت پیدا ہو چکی ہے اور اس سے زیادہ تکلیف دہ حقیقت یہ ہے کہ خود ہمارے اندر ایک فرقۂ ضالّہ نے شدید خلفشار کی صورت پیدا کر دی ہے۔ جو علانیہ کفر کی تمام استعماری طاقتوں کا ایجنٹ اور ملتِ اسلامیہ کا کھلا دشمن ہے۔ جس کے متعلق مکۃ مکرمہ میں منعقد ہونے والی حالیہ اسلامی تنظیموں کی عالمی کانفرنس نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ ان کی مہلک اور اسلام دشمن عالمی سرگرمیوں کی نشان دہی کر کے خبردار کیا ہے اور اسی طبقہ کی اکثریت ملک کی کلیدی آسامیوں پر براجمان ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان زہرہ گداز واقعات کے کیسے کیسے ہولناک نتائج نکلنے والے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر پاکستان کی برسرِ اقتدار جماعت اور اس کے سربراہ نے فوری طور پر کوئی انقلابی اور انسدادی قدم نہ اٹھایا تو ہو سکتا ہے کہ پاکستان کسی عظیم تاریخی اور سیاسی حادثے کا شکار ہو جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر اس کا علاج کیا ہے؛

اگر آپ تاریخ اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات اور واضح ہدایات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو یہ حقیقت آپ پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ اسلام نے کبھی بھی.. معذرت خواہانہ، مظلومانہ، بزدلانہ اور مدافعانہ رویہ اختیار نہیں کیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام نے کبھی پہل نہیں کی لیکن کفر کی یلغاریں جب اسلام اور سرزمین اسلام کے لئے خطرہ بن گئیں تو پھر اہل اسلام نے کبھی بھی حیل و حجت یا ٹال مٹول کا سہارا نہ لیا۔ بلکہ اس صورتِ حال کے پیش نظر قرآن مجید کا یہ واضح ارشاد موجود ہے کہ:

"فان قاتلوکم فاقتلوھم کذالک جزاء الکافرین"

یعنی اگر تم سے لڑیں تو تم بھی ان سے لڑو۔ (اس لئے کہ) کافروں کی یہی سزا ہے۔

یہی وجہ تھی کہ جب اسلام دشمن طاقتوں سے ٹکراتا ناگزیر ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قلت اور بے سروسامانی کے باوجود دور دراز غیر مسلم سرحدوں تک اپنی تگ و تاز کا دروازہ کھول دیا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں وصال تک تقریباً ۸۳ غزوات و سرایا پیش آئے۔ لیکن جنگ خندق کے بعد کفر کی سرکوبی کے لئے اپنی بہترین جنگی

قابلیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عرب کی دور دراز سرحدوں تک مسلم عساکر کی تگ وتاز کو وسیع کر دیا اور رومتہ الکبریٰ تک کی عظیم راجد ھانیوں کو ان کے عین سروں پر پہنچ کر ان کی سرکوبی کے لئے تیار ہو گئے۔ جس کے لئے جنگ یرموک کا واقعہ ایک کھلی ہوئی شہادت ہے۔ اسی طرح ایک مہم سے واپسی پر ابھی مجاہدین اسلحہ اتار کر سستانے بھی نہ پائے تھے کہ حضرت جبرائیلؑ نے مکار یہودیوں پر حملہ آور ہونے کا پروگرام پیش کر دیا۔

قرآن کریم نے تو دو ٹوک لفظوں میں بتا دیا ہے کہ کفر کسی حالت میں اسلام کا دوست نہیں ہو سکتا اور بار بار تنبیہ کی ہے کہ تم ان کے خلاف ہمیشہ کمربستہ رہنا اور ان کو اس وقت تک صفحۂ ہستی پر زندہ نہ چھوڑنا۔ یہاں تک کہ اللہ کا دین سب جگہ قائم ہو جائے۔

"وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ"

یعنی ان لوگوں سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک کہ فتنہ دب کر دین صرف اللہ ہی کے لئے نہ ہو جائے۔"

——— اور ایسے حالات میں جب کہ مسلمانوں کی سات آٹھ کروڑ کی عظیم اقلیت بھارت کے جن سنگھیوں کی انتہائی بربریت کی شکار ہو رہی ہو تو قرآن کریم . . . پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ:

"ومالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیراً" (النساء)

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں نہیں لڑتے درانحالیکہ کمزور مرد، عورتیں اور بچے فریاد کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو ظالموں کی بستی سے نکال اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی حمایتی اور مددگار مہیا فرما۔"

چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر لیں . ." (بخاری)

نیز آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ خیبر کے موقع پر

ارشاد فرمایا کہ :

"ان کو قتل کرو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں" (مسلم)

پھر یہی نہیں کہ خداوند قدوس نے مسلمانوں کو قتال کا حکم دے کر ان کو یونہی بے یارو مددگار چھوڑ دیا ہو بلکہ غیب سے فرشتوں کے ساتھ انہیں نصرت بخشی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

"اذ یوحی ربک الی الملئکة انی معکم فثبتوا الذین آمنوا ساالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منھم کل بنان" (الانفال)

یعنی تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں، میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈالے دیتا ہوں، تو ان کی گردنوں پر مارو اور ان کا پور پور مار کر توڑ ڈالو"

اور کیا ہم نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں یہ کرشمۂ خداوندی خود اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کہ کس طرح بھارت کی فوج پاکستان کے کھلے دروازوں کے باوجود لاہور کی سرزمین پر قدم نہ رکھ سکی۔ اور ان کے خواب دھرے کے دھرے رہ گئے ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

بات یہ ہے کہ ہم نے تقسیم پاکستان سے بقایا ہندوستان کا مرصع تاج خود اپنے ہاتھوں سے ہندوؤں کے سر پر رکھ دیا۔ حالانکہ جب انگریز نے ہندوستان کی راجدھانی سنبھالی تھی تو ہم پورے ہندوستان کے فرماں روا تھے۔ ہندوؤں نے ایک ہزار سال ہماری غلامی میں بسر کئے اور جہاں اس نے سر اٹھایا ہم نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ ہمارے سترہ سترہ سالوں کے مجاہدوں نے یہاں کے بہادر سورماؤں اور راجہ داہر جیسے سفاک انسانوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔ ہم نے ہندوستان کے چپہ چپہ پر اپنی عظمت وسطوت کے قلعے تعمیر کئے، اپنے مجاہدوں کی چھاؤنیاں تعمیر کیں، اپنی مساجد سے وہاں کی سطح ارضی کو زینت

بخشی ، پانی پت کے میدانوں میں ہندو سورماؤں کا سرِ پرغرور کئی بار کچل کر رکھ دیا اور گنگ و جمن کے کناروں پر تو ہمارے مجاہدوں نے وضو کئے ، اذانیں دیں اور اپنے سجدوں سے بارہا اس زمین کو رونق بخشی ہے

اے رودبار گنگا وہ دن ہیں یاد تجھ کو

اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

اب جبکہ گذشتہ ستائیس سال کی مدت میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بھارت کے ارادے پاکستان کے متعلق نیک نہیں ، وہ ہمیں ایک آنکھ نہیں برداشت کر سکتا بلکہ علی الاعلان اس کے لیڈر کہتے ہیں کہ اب ہم پاکستان کا وجود مٹا کر ہی دم لیں گے ـــــ تو ایسے خطرناک حالات میں کیا ہم یوں ہی چپ سادھے واقعات کی رفتار کو دیکھتے رہیں گے ؟ اور انجام کار غرناطہ و سپین کی طرح ختم ہو کر تاریخ اسلام میں ایک اور المناک باب کا اضافہ کر جائیں گے ؟ ـــــ اب ہمارے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں ، تخت یا تختہ ـــــ یا تو میدان کارزار میں نکل کر مردانہ وار شوکت اسلام کے لئے ڈٹ جائیں اور یا پھر بے بسی اور بیچارگی کی حرام موت مرنے اور ہندو اور سکھ کی ابدی غلامی قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں ۔ اس کے علاوہ تیسرا راستہ کوئی نہیں ہے ۔ یہ احساس کمزوری ، یہ فکری ژولیدگی ، یہ ذہنی واماندگی ، یہ احساسِ محرومی یہ مغلوبانہ ذہنیت ، یہ مظلومانہ بیچارگی ، یہ نیاز مندانہ کردار اور یہ مدافعانہ طریق زندگی ہمیں سیدھا ہلاکت اور تباہی کی طرف لے جانا چاہتا ہے ۔ یاد رکھئے ، خوددار قومیں کبھی سرافگندہ ہو کر زندہ نہیں رہ سکتیں ۔ ہماری تو تاریخ ہی اوّل تا آخر سرفروشانہ واقعات کی آئینہ دار ہے ہم کبھی کثرت و قلت کے چکر میں نہیں پڑے ، کبھی خدا کی اعانت و دستگیری سے مایوس نہیں ہوئے ، کبھی بھی کفر کی طاقتوں کو خاطر میں نہیں لائے ۔ ہم ان لالوں کو نہ جانے کیا سمجھے بیٹھے ہیں ۔ خدا کی قسم یہ تو انتہائی بزدل ، بھگوڑے ، میدان کے مجرم اور ننگ انسانیت لوگ ہیں جو کئی بار ہمارے ہاتھوں بری طرح پٹ چکے ہیں ـــــ ان کے اسلحوں اور دھمکوں کو ہمیں خاطر میں نہ لانا چاہیئے ۔ یہ سب تیار شدہ ملیں اور اسلحے کے انبار ہمارے ہی کام آسکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ہم خالقِ حقیقی سے اپنا تعلق جوڑ لیں ، ذرا سا اپنی حالت کو بدل لیں ـــــ یاد رکھئے ! غلامی کی حیاتِ جاوداں سے آزادی کا ایک لمحہ بھی قیمتی

اور گراں تر ہے ۔ مسلمان کبھی ذلیل ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا ۔ اسلام کی تاریخ بزدلوں اور رذیلوں کی تاریخ نہیں ہے ۔ البتہ سچے مسلمان بن جانا شرط ہے ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو اور مشرق و مغرب کے مالک بن جاؤ ۔ اب بھی حضور علیہ السلام کا یہ فرمان سچ ہے اور تا قیامت سچا رہے گا ۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہم نے خود دیکھ لیا کہ قوم نے گویا ایک نئی کروٹ لی تھی ۔ جب ہمارے سربراہ نے دل سے کلمۂ طیبہ پڑھ کر مجاہدین کو آگے بڑھنے کا حکم دیا تھا تو کفر کے چھکے چھوٹ گئے تھے ——— سترہ دنوں کی جنگ میں ہندو کی وہ پٹائی ہوئی کہ چیخ چیخ کر مجلس اقوام میں دہائی دینے لگا ۔ لیکن افسوس کہ اس کے بعد ہم نہ صرف غفلت کی نیند سو گئے بلکہ بداعمالی ہم پر اس حد تک غالب آئی کہ خود ہی غضب خداوندی کو دعوت دے دی ۔ اگر ہم نیک اور صالح اعمال اختیار کرتے تو اب تک لال قلعہ ہمارے قدموں میں ہوتا اور بھارت کے باشیوں کو ایٹمی تجربے کرنے کی بجائے اس وقت جان کے لالے پڑے ہوتے ۔ لیکن موجودہ حالات میں تو یہ کسی اور ہی عالم کی باتیں معلوم ہوتی ہیں ، انہیں دیوانے کی بڑھ ہی کا نام دیا جا سکتا ہے ۔ تاہم یہ عزائم پورے ہو سکتے ہیں ، اب بھی ان خوابوں کی سچی تعبیر ممکن ہے اگر ہم خداوند کریم سے عبدیت کا عہد باندھ لیں اور دل سے اسے اپنا الٰہ تسلیم کر لیں ۔ ہمیں سرور کونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے :

" وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة الهند فان ادركتها انفق فيها نفسي ومالي فان اقتل كنت من افضل الشهداء وان ارجع فانا ابوهريرة المحرر (بخاری ، نسائی)

کہ ہم سب مسلمانوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان سے جنگ کا وعدہ فرمایا ہے ۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں نے اسے پالیا تو میں اپنی جان اور مال اس میں خرچ کروں گا ۔ پس اگر میں مارا گیا تو میں سب سے بہتر شہیدوں میں شمار ہوں گا اور اگر فتح و ظفر سے ہمکنار ہوا تو دوزخ سے آزاد ابوہریرۃ ہو جاؤں گا "

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں جہاد ہند کے ثواب

عظیم کے متعلق خوشخبری دی :

"عصابتان من امتی حررھما اللہ من النار عصابۃ تغزوا الھند و عصابۃ تکون مع عیسیٰ ابن مریم (نسائی)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے باب غزوۃ الھند میں حضرت ثوبانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی دو جماعتیں ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے آزاد فرمایا ہے، ایک وہ جماعت جو کفار ہند سے جنگ کرے گی، دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دجال کے قتل میں شریک ہو گی۔"

۵ اے خداوندِ سماوات و زمیں، ربِ عباد!
اب مسلمانوں کو دے جلد توفیقِ جہاد!
ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ!

کتابچہ "حسن و صحت"

—— زنانہ نظام کی خرابیاں، ان کا علاج، حسن و صحت کے متعلق نہایت مفید معلومات، جن کا جاننا ہر لڑکی، عورت کے لیے مفید، ضروری ہے

—— قیمت ایک روپیہ

نیچر کیور اینڈ وائس سنٹر (رجسٹرڈ) پی او بکس ۴۱۰ لاہور